سورہ نمبر
(۴۱)

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃ

سُوۡرَۃُ فُصِّلَت

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة
سُوْرَةُ فُصِّلَت

سورة حٰمٓ السجدة مكية وهي اربع وخمسون اٰية وست ركوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ سجدہ مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۲) اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

حٰمٓ ۞ ١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ ٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ

یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۞ ٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ

مفصل فرمائی گئیں ف۱۳ عربی قرآن عقل والوں کیلیے خوشخبری دیتا ف۱۴ اور ڈر سناتا ف۱۵ تو اُن میں

ف۱۲ اس سورت کا نام سورۂ فصلت بھی ہے اور سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ ۶ رکوع چوّن ۵۴ آیتیں اور سات سو چھیانوے ۷۹۶ کلمے اور تین ہزار تین سو چھپّن حرف ہیں

ف۱۳ احکام و امثال و مواعظ و وعد و وعید وغیرہ کے بیان میں

ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی

ف۱۵ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا

ف۱ توجہ سے قبول کا سننا ف۲ مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۳ ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو ف۴ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے انکی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنیکی توقع نہ رکھیے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو ف۵ یعنی دینی مخالفت تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں ف۶ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے

أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٤﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا

اکثر نے منہ پھیرا تو وہ سنتے ہی نہیں ف۱ اور بولے ف۲ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے

تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ف۳ اور ہمارے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۴ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ف۵

فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ﴿٥﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ

تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۶ تم فرماؤ ف۷ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ف۸ مجھے وحی ہوتی ہے

أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ

کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ف۹ اور اس سے معافی مانگو ف۱۰

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم

اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۱ اور وہ

بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

آخرت کے منکر ہیں ف۱۲ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۱۳ تم فرماؤ کیا تم لوگ اسکا انکار رکھتے ہو جس نے

خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ

دو دن میں زمین بنائی ف۱۴ اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۵ وہ ہے

رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ

سارے جہان کا رب ف۱۶ اور اس میں ف۱۷ اسکے اوپر سے لنگر ڈالے ف۱۸ اور اس میں برکت رکھی

فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ﴿١٠﴾

ف۱۹ اور اس میں اسکے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملاکر چار دن میں ف۲۰ ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ

پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۱ تو اس سے اور زمین سے فرمایا

ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿١١﴾ فَقَضَاهُنَّ

کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کیساتھ حاضر ہوئے تو انھیں پورے

ف۷ اے اکرم الخلق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایت کے لیے کہ ف۸ ظاہر تک کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات سنی بھی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہونچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ انکی بات سننے میں آئے نہ ہم انکے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے انکے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہیے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہیے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لیے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظ ظاہر انا بشر مثلکم فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لیے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لیے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں ف۹ اس پر ایمان لاؤ اس کی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو ف۱۰ اپنے فساد عقیدہ و عمل کی ف۱۱ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لیے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اسکے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اسکے معنی یہ لیے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ف۱۲ کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں ف۱۳ جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انھیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اسکے لیے لکھا جاتا ہے ف۱۴ اسکی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا ف۱۵ یعنی شریک ف۱۶ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اسکی مملوک و مخلوق ہیں اسکے بعد پھر اسکی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۱۷ یعنی زمین میں ف۱۸ پہاڑوں کے ف۱۹ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کرکے ف۲۰ یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب ف۲۱ یعنی بخار بلند ہونے والا -

الثلثة

منزل ٦

ع ٨
١٥

سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ اَوۡحٰی فِیۡ کُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَاؕ

سات آسمان کردیا دو دن میں ف۱ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲

وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ ۖۗ وَ حِفۡظًاؕ ذٰلِكَ تَقۡدِیۡرُ

اور ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۳ چراغوں سے آراستہ کیا ف۴ اور نگہبانی کیلیے ف۵ یہ اس عزت والے

الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً

علم والے کا ٹھہرایا ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۶ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے

مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ﴿۱۳﴾ؕ اِذۡ جَآءَتۡهُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ

جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ف۷ جب رسول اُنکے آگے

بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ مِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَؕ قَالُوۡا

پیچھے پھرتے تھے ف۸ کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۹

لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اُتارتا ف۱۰ تو جو کچھ تم لیکر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۱۱

فَاَمَّا عَادٌ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ قَالُوۡا مَنۡ

تو وہ جو عاد تھے اُنھوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا ف۱۲ اور بولے ہم سے

اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةًؕ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیۡ خَلَقَهُمۡ هُوَ اَشَدُّ

زیادہ کس کا زور اور کیا انہوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے اُنھیں بنایا اُن سے

مِنۡهُمۡ قُوَّةًؕ وَ كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ رِیۡحًا

زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی

صَرۡصَرًا فِیۡۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیۡقَهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡیِ فِی الۡحَیٰوةِ

سخت گرج کی ف۱۳ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم اُنھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی

الدُّنۡیَاؕ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَخۡزٰی وَ هُمۡ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ اَمَّا

زندگی میں اور بیشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور اُنکی مدد نہ ہوگی اور رہے

ثَمُوۡدُ فَهَدَیۡنٰهُمۡ فَاسۡتَحَبُّوا الۡعَمٰی عَلَی الۡهُدٰی فَاَخَذَتۡهُمۡ

ثمود اُنھیں ہم نے راہ دکھائی ف۱۴ تو اُنھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۱۵ تو اُنھیں ذلت کے

منزل ۶

ف۱ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے
ف۲ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات و امر و نہی کے
ف۳ جو زمین سے قریب ہے ف۴ یعنی روشن ستاروں سے
ف۵ شیاطین مسترقہ سے ف۶ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کریں ف۷ یعنی عذاب مہلک سے جیسا ان پر آیا تھا ف۸ یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور انکی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے ف۹ انکی قوم کے کافر اُنکے جواب میں کہ ف۱۰ بجائے تمہارے تم تو ہماری مثل آدمی ہو ف۱۱ یہ خطاب اُنکا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنھوں نے ایمان کی دعوت دی امام بغوی نے باسناد ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جنمیں ابوجہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر سحر کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرنے کیلیے بھیجا جائے چنانچہ عُتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عُتبہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم آپ بہتر ہیں یا عبدالمطلب آپ بہتر ہیں یا عبداللہ آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھریرے اُڑائیں عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کردیں جو آپکی نسلوں سے بھی بچ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے جب عتبہ اپنی تقریر کرکے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت حٰم سجدہ پڑھی جب آپ آیت فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ پر پہونچے تو عُتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہان مبارک پر رکھدیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطے سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اس کے مکان پر پہونچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کرکے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے اُنکا کلام سنا جب اُنھوں نے آیت فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا پڑھی تو میں نے اُنکے دہان مبارک پر ہاتھ رکھدیا اور اُنہیں قسم دی کہ بس کریں اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے ف۱۲ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اُنھیں عذاب الٰہی سے ڈرایا تو اُنھوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں ف۱۳ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے
ف۱۴ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے
ف۱۵ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا

عذاب کی کڑک نے آلیا ف١ سزا اُن کے کیے کی ف٢ اور ہم نے ف٣

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ

اُنھیں بچالیا جو ایمان لائے ف٤ اور ڈرتے تھے ف٥ اور جس دن اللہ کے دشمن ف٦

اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو انکے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں ف٧ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

اُن کے کان اور انکی آنکھیں اور اُنکے چمڑے سب ان پر اُنکے کیے کی گواہی دیں گے ف٨

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۚ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾

گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ

اور تم ف٩ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں

وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور تمھاری کھالیں ف١٠ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمھارے بہت سے کام نہیں جانتا ف١١

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ

اور یہ ہے تمھارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کر دیا ف١٢ تو اب رہ گئے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا

ہارے ہوؤں میں پھر اگر وہ صبر کریں ف١٣ تو آگ انکا ٹھکانا ہے ف١٤ اور اگر وہ منانا چاہیں

فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ

تو کوئی انکا منانا نہ مانے ف١٥ اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کیے ف١٦ اُنھوں نے اُنھیں

مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ

بھلا کر دکھایا جو اُنکے آگے ہے ف١٧ اور جو انکے پیچھے ف١٨ اور ان پر بات پوری ہوئی ف١٩ ان گروہوں کے ساتھ

ع ٢ ١٠ ١٦

ف١ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کیے گئے
ف٢ یعنی اُن کے شرک و تکذیبِ پیغمبر اور معاصی کی
ف٣ صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے
ف٤ حضرت صالح علیہ السلام پر
ف٥ شرک اور اعمالِ خبیثہ سے
ف٦ یعنی کفار اگلے اور پچھلے
ف٧ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔
ف٨ اعضا بحکمِ الٰہی بول اُٹھیں گے اور جو جو عمل کیے تھے بتادیں گے۔
ف٩ گناہ کرتے وقت
ف١٠ تمھیں تو اسکا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے
ف١١ جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا (معاذ اللہ)

منزل ٦

ف١٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ تمھیں جہنم میں ڈالدیا
ف١٣ عذاب پر
ف١٤ یہ صبر بھی کارآمد نہیں
ف١٥ یعنی حق تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں
ف١٦ شیاطین میں سے
ف١٧ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشاتِ نفس کا اتباع
ف١٨ یعنی امر آخرت یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے
ف١٩ عذاب کی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۲۵﴾
جو اُن سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں کے بیشک وہ زیاں کار تھے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ
اور کافر بولے ف۱ یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غل کرو ف۲

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا
شاید یونہی تم غالب آؤ ف۳ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ
اور بیشک ہم اُن کے بُرے سے بُرے کام کا اُنھیں بدلا دینگے ف۴ یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلا

اللّٰهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
آگ اس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا

يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا
انکار کرتے تھے اور کافر بولے ف۵ اے ہمارے رب ہمیں دکھا دہ دونوں

مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ
جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ف۶ کہ ہم اُنھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں ف۷ کہ وہ ہر نیچے سے

الْأَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
نیچے رہیں ف۸ بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ف۹

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا
ان پر فرشتے اُترتے ہیں ف۱۰ کہ نہ ڈرو ف۱۱ اور نہ غم کرو ف۱۲ اور خوش ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ
اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ف۱۳ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ
ف۱۴ اور آخرت میں ف۱۵ اور تمہارے لیے ہے اس میں ف۱۶ جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے

فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا
اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

ف۱ یعنی مشرکین قریش

ف۲ اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر بےمعنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوں ع ۳ / ۱۷

ف۳ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرارت موقوف کر دیں

ف۴ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب

ف۵ جہنم میں

ف۶ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کرینگے

ف۷ آگ میں

ف۸ درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں

ف۹ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجا لائے اور معاصی سے بچے

منزل ۶

ف۱۰ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اُٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دیجاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اُٹھنے کے وقت

ف۱۱ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے

ف۱۲ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا

ف۱۳ اور فرشتے کہیں گے

ف۱۴ تمہاری حفاظت کرتے تھے

ف۱۵ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہونگے ع ۴ / ۱۸

ف۱۶ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت و لذت

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳

جو اللہ کی طرف بلائے ف۱ اور نیکی کرے ف۲ اور کہے میں مسلمان ہوں ف۳

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال ف۴

فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴ وَمَا يُلَقّٰىهَآ

جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ گہرا دوست ف۵ اور یہ دولت ف۶

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا

نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

تجھے شیطان کا کوئی کونچا پہنچے ف۷ تو اللہ کی پناہ مانگ ف۸ بیشک وہی سنتا

الْعَلِيْمُ ۝۳۶ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ

جانتا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ف۹

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ

سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو ف۱۰ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا ف۱۱

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ

اگر تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۱۲ تو وہ جو تمھارے

رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝۳۸ السجدۃ وَمِنْ

رب کے پاس ہیں ف۱۳ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں اور اس کی

اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ف۱۴ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ف۱۵

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى

تر و تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بیشک جس نے اسے جلایا ضرور مردے جلائے گا بیشک وہ سب کچھ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ

کرسکتا ہے بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ف۱۶ ہم سے چھپے نہیں ف۱۷

ف۱ اس کی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی

ف۲ **شانِ نزول** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے نزدیک یہ آیت موذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے **دعوت الی اللہ** کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین و سیف کے ساتھ یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مرتبہ سوم دعوت مجاہدین ہے یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں مرتبہ چہارم موذنین کی دعوت نماز کیلئے عمل صالح کی دو قسم ہے ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفت الٰہی ہے دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں

ف۳ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کا دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے

ف۴ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر

ف۵ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے **شانِ نزول** کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود انکی شدت عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے ساتھ سلوک نیک کیا انکی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحبت جاں نثار ہوگئے

منزل ۶

ف۶ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت

ف۷ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے

السجدۃ ۱۱

ف۸ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔

ف۹ جو اسکی قدرت و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں

ف۱۰ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکم خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحق عبادت نہیں ہوسکتا

ف۱۱ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے

ف۱۲ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے

ف۱۳ ملائکہ وہ

ف۱۴ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں

ف۱۵ بارش نازل کی

ف۱۶ اور تاویل آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں

ف۱۷ ہم انھیں اسکی سزا دیں گے ۔

ف۷ کونچا۔ وسوسہ

اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِىْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا

تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۱ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے آئے گا ف۲ جو جی میں

مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے ف۳

لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ

جب وہ انکے پاس آیا انکی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ف۴ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ

نہ اسکے آگے سے نہ اسکے پیچھے سے ف۵ اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا تم سے نہ فرمایا جائے گا

اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ

ف۶ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش والاف۷ اور

ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

دردناک عذاب والا ہے ف۸ اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۹ تو ضرور کہتے کہ اسکی آیتیں کیوں نہ کھولی

اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ

گئیں ف۱۰ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی ف۱۱ تم فرماؤ وہ ف۱۲ ایمان والوں کیلیے ہدایت اور شفا ہے ف۱۳

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور وہ جو ایمان نہیں لاتے اُنکے کانوں میں ٹینٹ ہے ف۱۴ اور وہ انپر اندھا پن ہے ف۱۵ گویا وہ

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ف۱۶ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۷

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ

تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۸ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ف۱۹ تو جبھی ان کا فیصلہ ہو جاتا

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

ف۲۰ اور بیشک وہ ف۲۱ ضرور اسکی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے

فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

وہ اپنے بھلے کو اور جو بُرائی کرے تو اپنے بُرے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

ف۱ یعنی کافر ملحد

ف۲ مومن صادق العقیدہ بیشک وہی بہتر ہے

ف۳ یعنی قرآن کریم سے اور اُنھوں نے اس میں طعن کیے

ف۴ بے عدیل و بے نظیر جسکی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے

ف۵ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اُس تک راہ نہیں پا سکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا

ف۶ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ف۷ اپنے انبیاء کے لیے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے

ف۸ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے

ف۹ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا

ف۱۰ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے

منزل ٦

ف۱۱ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اُتری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بد را بہانہ بسیار ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں

ف۱۲ قرآن شریف ف۱۳ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کیلیے بھی اس کا پڑھکر دم کرنا دفع مرض کے لیے موثر ہے ف۱۴ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ف۱۵ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں ف۱۶ یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہونچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سُنے نہ سمجھے ف۱۷ یعنی توریت مقدس ف۱۸ بعضوں نے اسکو مانا اور بعضوں نے نہ مانا بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب ف۱۹ یعنی حساب و جزا کو روز قیامت تک موخر نہ فرمادیا ہوتا ف۲۰ اور دنیا ہی میں اُنھیں اس کی سزا دیدی جاتی

ف۲۱ یعنی کتاب الٰہی کی تکذیب کرنے والے

ع ۵ ۱۲ ۱۹

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ
قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف١ اور کوئی پھل

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اسکے علم سے ف٢ اور جسدن اُنھیں ندا فرمائیگا ف٣

اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ
کہاں ہیں میرے شریک ف٤ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف٥ اور گم گیا اُن سے

مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْـَٔمُ
جسے پہلے پوجتے تھے ف٦ اور سمجھ لیے کہ انھیں کہیں ف٧ بھاگنے کی جگہ نہیں

الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾
آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا ف٨ اور کوئی برائی پہنچے ف٩ تو نا اُمید آس ٹوٹا ف١٠

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا
اور اگر ہم اُسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف١١ اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف١٢

لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ
اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر ف١٣ میں رب کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو ضرور میرے

عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ
لیے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف١٤ تو ضرور ہم بتادینگے کافروں کو جو اُنھوں نے کیا ف١٥ اور ضرور اُنھیں

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا
گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف١٦ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف١٧ اور

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف١٨ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے ف١٩ تو چوڑی دعا والا ہے ف٢٠ تم فرماؤ ف٢١ بھلا بتاؤ

اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ
اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف٢٢ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھکر گمراہ کون جو دور کی

شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى
ضد میں ہے ف٢٣ ابھی ہم اُنھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف٢٤ اور خود اُنکے آپے میں ف٢٥ یہانتک کہ

ف١ تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اسکو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ف٢ یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اسکے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے سبکو جانتا ہے اسکا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی نجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بیشک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم انکا ذاتی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں (خازن) ف٣ یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائیگا کہ ف٤ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنھیں تم پوجا کرتے تھے اسکے جواب میں مشرکین ف٥ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں یہ مشرکین عذاب دیکھکر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونیکا اظہار کرینگے ف٦ دنیا میں یعنی بت ف٧ عذاب الٰہی سے بچنے اور ف٨ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے ف٩ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی ف١٠ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اسکے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ف١١ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر ف١٢ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اسکا مستحق ہوں ف١٣ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں ف١٤ یعنی وہاں بھی میرے لیے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے ف١٥ یعنی اُنکے اعمال قبیحہ اور ان اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے اُنھیں آگاہ کردینگے ف١٦ یعنی نہایت سخت ف١٧ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھولجاتا ہے ف١٨ یاد الٰہی سے تکبر کرتا ہے ف١٩ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے ف٢٠ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے ف٢١ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کفار سے ف٢٢ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں ف٢٣ حق کی مخالفت کرتا ہے ف٢٤ آسمان و زمین کے اقطار میں سورج چاند ستارے نباتات حیوان یہ سب اسکی قدرت و حکمت پر دلالت کرنیوالے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی اُمتوں کی اُجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنیوالوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے نیازمندوں کو عنقریب عطا فرمانیوالا ہے ف٢٥ انکی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بیشمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود انکے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرادیا یا یہ معنی ہیں کہ مکہ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کردیں گے۔

منزل ٦

يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان پر کھل جائے کہ بیشک وہ حق ہے ف۱ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں

شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

سنو انہیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ف۲ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۳

ع ۶ / ۱۰ / ۱

ف۱ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے
ف۲ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں
ف۳ کوئی چیز اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں اور اس کی معلومات غیر متناہی ہیں